قادیان ۲۲ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۶½ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

نواب زادہ میاں مسعود احمد صاحب کی صاحبزادی عزیزہ نصرت جہاں کو اب افاقہ ہے۔ احباب صحت کامل کے لئے دعا فرمائیں۔

جلد ۳۵ | ۲۳ ماہ شہادت ۱۳۲۶ ہش | یکم جمادی الثانی ۱۳۶۶ھ | ۲۳ اپریل ۱۹۴۷ء | نمبر ۹۶

پنڈت نہرو کا تازہ بیان

پنڈت نہرو نے کل نئی دہلی میں فرمایا ہے۔ کہ ہم اصول پاکستان کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ اگر ہمیں یہ یقین دلایا جائے۔ کہ جو صوبے پاکستان سے علیحدہ ہونا چاہیں ان کو ایسا کرنے کی اجازت ہوگی۔ پاکستان کے سوال کو علیحدہ رکھتے ہوئے بھی اگر غور کیا جائے۔ تو صاف معلوم ہو جائیگا۔ کہ پنڈت جی کی ایسی شرط لگانا بذات خود اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ کانگرس کیبنٹ مشن کے اعلان اور پھر اس کی لندنی تائید کو کما حقہ تسلیم نہیں کرتی کیونکہ اگر اس اعلان اور اس کی لندنی تائید میں یہ شرط شامل ہے۔ تو اس کو از سر نو منوانے کے کوئی معنی نہیں ہو سکتے۔ اور اگر یہ شرط شامل نہیں۔ تو یہ ایک ایسی بات ہے۔ جس کے متعلق کہا جا سکتا ہے۔ کہ کانگرس زبردستی گھسیڑنا چاہتی ہے اور اس طرح ہندوستان کی آزادی کے راستہ میں مشکلات در مشکلات پیدا کرنے کی ذمہ دار ہے۔

برطانیہ کے آخری اعلان کے بموجب جون ۴۸ء تک ہندوستان کو آزادی مل جائے گی۔ لیکن وقت اتنا تھوڑا ہے۔ کہ اگر جلد ہی باہمی تنازعات کو مٹا کر اس دن کی آمد کی تیاری نہ شروع کر دی گئی۔ تو ہمارا حال بھی مسیح علیہ السلام کی تمثیل کے مطابق ان نادان کنواریوں کی طرح ہوگا جو مشعلوں کے لئے تیل لے کر گھر سے روانہ نہ ہوئی تھیں۔ اور جب دولہا آگیا تو تیل لینے کے لئے ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارنے لگیں۔ اور جب وہ تیل لے کر آئیں تو دولہا اندر جا چکا تھا۔ اور دروازہ بند ہو چکا تھا۔ اور وہ نادان لڑکیاں دانت پیستی رہ گئیں۔

ہم کانگرس کے سربرآوردہ لیڈروں خاصکر پنڈت نہرو جی کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ خواہ پاکستان بنے یا نہ بنے۔ آپ کو چاہیئے کہ کیبنٹ کے اعلان کو اور اس کی لندنی تائید کو من وعن فوراً تسلیم کر لیں۔ اور کوئی شرط اپنی طرف سے نہ لگائیں تاکہ مسٹر جناح کو کوئی عذر باقی نہ رہے۔ زیادہ سے زیادہ ہندوستانیوں کی نمائندگی کی دعویدار ہونے کے لحاظ سے کانگرس کا یہ فرض ہے کہ محض چند سرمایہ داروں کو خوش کرنے کے لئے وہ تمام ملک کے ساتھ ظلم نہ کرے۔ اور جس طرح وہ زبانی تمام ملک کے باشندوں کے لئے آزادی حاصل کرنے کی دعویدار ہے۔ اس کا عملی ثبوت بھی بہم پہنچائے۔

کانگرس کے لئے ہرگز زیبا نہیں ہے۔ کہ ایسی غلط روش اختیار کرے۔ اور اختیار کر کے اس پر مصر رہے۔ جیسی کہ اس نے اختیار کر رکھی ہے۔ تمام ہندوستان کی آزادی کا سوال بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے اس میں کسی خاص قوم کی طرف سے محض سودا بازی کے خیال سے روڑے اٹکانے کی کوشش ایک چھوٹی سے چھوٹی ہندوستانی جماعت کے لئے بھی نہایت معیوب ہے۔ کانگرس کا رتبہ تو بہت بڑا ہے۔ اور اپنے دعاوی کے مطابق اسکو بلند حوصلہ بھی ہونا چاہیئے۔ لیکن کس قدر افسوس ہے۔ کہ جیسا کہ نہرو جی کے بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ وہ ابھی تک اپنی اس عظیم ذمہ داری کو نہیں سمجھی۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس نے لیگ سے بھی کم ذمہ دارانہ روش اختیار کر رکھی ہے۔ کیبنٹ اعلان میں خاص طور پر پاکستان کو مسترد کر دیا گیا ہے مسٹر جناح چاہتے تو اسی وقت اس بات کو بہانہ بنا کر برطانوی پیشکش کو نامنظور کر دیتے لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا۔ اور بعض دوستوں کی تلخ نکتہ چینیاں بھی برداشت کیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لیگ بہر حال ہندوستان کی آزادی کو اپنی ضد پر ترجیح دیتی ہے۔ لیگ کی آئین ساز اسمبلی میں عدم شمولیت محض کانگرس کی ذو معنی روش کی وجہ سے ہے۔ زبانی تو وہ یہی کہتی ہے کہ اس نے کیبنٹ مشن کے اعلان کو بلا شرط تسلیم کر لیا ہے مگر ساتھ ہی اپنی شرائط کا دم چھلا بھی لگاتی چلی جاتی ہے۔ دو رخی پالیسی کانگرس کے لئے نہایت نازیبا ہے۔ اور ہندوستان کی سخت بدقسمتی ہے۔ کہ ابھی تک یہ سب سے بڑی ہندوستانی جماعت کہلانے والی جماعت ایسی روش اختیار کئے ہوئے ہے۔ جو ہرگز ملک و قوم کے حقیقی مفاد کی موید نہیں سمجھی جا سکتی۔ بلکہ اس کی آزادی کے راستہ میں سب سے

۲۴ اپریل بروز جمعرات روزہ رکھا جائے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سات نفلی روزے رکھنے کا جو ارشاد فرمایا ہے۔ اس کے سلسلہ میں چھٹا روزہ مورخہ ۲۴ اپریل بروز جمعرات رکھا جائے۔ اور ملک میں امن کے قیام اور فتنہ و فساد کے دور ہونے کے لئے درد دل سے دعائیں کی جائیں:

ایڈیٹر: روشن دین تنویر
بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی مجلس علم و عرفان

امّت میں تفرقہ

قادیان ۲۱ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج بعد نماز مغرب مجلس میں رونق افروز ہو کر جو تقریر فرمائی۔ اس کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔

فرمایا۔ بعض دفعہ نہایت معمولی معمولی باتوں سے دو آدمیوں میں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ کبھی تو گالی گلوچ سے اس کی ابتدا ہو جاتی ہے۔ کبھی لین دین کے کسی معاملہ سے اور کبھی شادی بیاہ کے موقع پر کسی معمولی سی حرکت کے نتیجہ میں دو دلوں میں اختلاف کی خلیج حائل ہو جاتی ہے۔ اور جب ان کو سمجھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ تو ہر شخص اپنے آپ کو بری الذمہ اور دوسرے کو ملزم گردانتا ہے۔ اگر ایک فریق یہ کہتا ہے۔ کہ میرا حق مار لیا گیا ہے۔ تو دوسرا کہتا ہے۔ کہ مجھے خواہ مخواہ رسوا اور بدنام کیا گیا ہے۔ غرض دونوں ہی اپنی اپنی بات پر مصر ہوتے ہیں۔ ایک تو اس اصرار پر قائم ہوتا ہے۔ کہ فریق مخالف میرا حق نہیں دیتا۔ اور دوسرا اس بات کا دعویدار کہ وہ مجھے رسوا کرتا ہے۔ بظاہر یہ دونوں نقطۂ نگاہ ہی صحیح نظر آتے ہیں۔ اور ممکن ہے۔ دونوں فریق ہی سچے ہوں۔ لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ایسے اختلاف کو ساری امت کے اختلاف کے مترادف قرار دیا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بھی دو شخصوں کے اختلاف اور جھگڑے کو اسلام کی جڑ پر تبر رکھنے کے برابر قرار دیا ہے۔ بظاہر جھگڑا کرنے والا سمجھتا ہے۔ کہ میں حق پر ہوں۔ اور بعض دفعہ ایسا ہوتا بھی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ یہ حق کا سوال نہیں اٹھاتا۔ وہ فرماتا ہے۔ کہ خواہ حق پر ہو یا ناحق پر۔ جس نے جھگڑا اتنا بڑھایا۔ کہ وہ دو فریقوں کے درمیان حائل ہو گیا۔ تو اس نے گویا ساری امت میں تفرقہ ڈال دیا۔ امت کس چیز کا نام ہے؟ زید بکر اور عمر کے مجموعہ کو ہی امت کہتے ہیں۔ افراد کا نام ہی امت ہوا کرتا ہے۔ اس لئے ایسا جھگڑا جس میں چند افراد شامل ہوں۔ ساری امت کو ہی ملوث کر سکتا ہے۔ اور بڑھتے بڑھتے ساری قوم کو ہی اپنی لپیٹ میں لے سکتا ہے۔

چنانچہ ہمارا ایک لمبا تجربہ بتاتا ہے۔ کہ معمولی معمولی باتوں سے دو آدمیوں میں اختلاف کا آغاز ہوا۔ لیکن وہ بڑھتے بڑھتے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت تک جا پہنچا۔ کسی کی اپنے ہمسایہ سے لڑائی ہوئی۔ یا کسی کی دیوار یا چھت یا پرنالہ سے لڑائی ہوئی۔ مگر نوبت یہاں تک پہنچی۔ کہ وہ احمدیت سے ہی مرتد ہو گیا۔ اور صداقت سے ہی برگشتہ ہو گیا۔ تو متعدد ایسی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ کہ اختلاف کی ابتدا ر چند کوڑیوں سے ہوئی۔ مگر اسکی انتہا لاکھوں پر پہنچی۔ یہی بات ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ اگر تم نے ذاتی جھگڑے بڑھائے۔ تو میری قائم کردہ عمارت متزلزل ہو جائیگی۔ اور ساری امت میں رخنہ پڑ جائیگا۔

چنانچہ صحابہ کے متعلق ہم دیکھتے ہیں۔ کہ انہوں نے حتی الامکان اس فتنہ سے جو بدقسمتی سے بپا ہو چکا تھا۔ مجتنب رہنے کی کوشش کی۔ انہوں نے مظالم برداشت کئے۔ تکالیف سہیں۔ مگر محض اس وجہ سے کہ یہ اختلاف اور نہ بڑھ جائے۔ مدافعانہ کارروائی نہ کی۔ اور جنہوں نے مثلاً حضرت امام حسین رضؓ وغیرہ نے حصہ لیا۔ وہ محض اس خیال سے کہ وہ سمجھتے تھے۔ کہ اب فتنہ انتہاء کو پہنچ چکا ہے۔ اس میں زیادتی کیا ہونی ہے۔ ممکن ہے ہماری مداخلت سے کوئی کمی ہی ہو جائے۔

ایک اعتراض

یہ اعتراض ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانہ میں مسلمانوں کے خلاف آواز اٹھائی اور ایک نئے اختلاف کی بنیاد رکھدی لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ ایسے وقت کوئی خلاف آواز اٹھائے۔ جب اسلام اکٹھا ہو۔ تو وہ رخنہ کا موجب ہے۔ لیکن کون کہہ سکتا ہے۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آواز بلند کی۔ مسلمان اکٹھے تھے۔ اور ان میں اختلاف نہ پایا جاتا تھا۔ آپ نے ایسے وقت میں آواز بلند کی۔ جب مسلمان سیاسی۔ تمدنی معاشرتی اور مذہبی غرض ہر لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف تھے۔ چنانچہ آج تک ان میں اختلافات موجود ہیں۔ اب خوش قسمتی سے مسلم لیگ کی تحریک کے نتیجہ میں مسلمان کسی حد تک سیاسی طور پر متحد ہوئے ہیں۔ لیکن یہ تحریک صرف ہندوستان تک محدود ہے۔ غیر ممالک کے مسلمان ان میں شامل نہیں۔ الغرض مذہبی اتحاد تو کجا۔ مسلمان اس وقت سیاسی لحاظ سے بھی متحد نہیں ہو سکے۔

حقیقت میں یہاں یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔ کیونکہ اختلاف پہلے سے موجود تھا۔

آخر میں حضور نے ۱۹ر اپریل کے الفضل میں سندھ کی ایک مجلس کی غلطی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ وہاں ایک سندھی شخص نے مجھ سے سوال کیا۔ کہ Spiritual روحانی لوگ زیادہ (Suffer) سفر کیوں کرتے ہیں۔ یعنی وہ مصائب زیادہ کیوں برداشت کرتے ہیں۔ تو ڈائری نویس نے لفظ Suffer کو اردو کا سفر سمجھا۔ جس کے معنے انگریزی میں journey ہوتے ہیں۔ اور اسی پر غلط بنیاد رکھتے ہوئے اپنے پاس سے جواب گھڑ لیا۔ (منیر احمد وینس)

تصحیح

(۱) الفضل اشاعت ۱۹ر اپریل میں صفحہ ۲ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی سندھ کی واپسی کے زیر عنوان جو لفظ "سفر" نے غلط سمجھا گیا تھا۔ سندھی دوست نے انگریزی کا لفظ (Suffer) استعمال کیا تھا۔ جس کے معنے مصیبتیں اٹھانا ہوتے ہیں۔ اسی غلطی کی وجہ سے بعد کی عبارت "تا" پائی جاتی ہے" غلط ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(۲) صفحہ ۶ پر لفظ کنڑ کی بجائے کتا سہواً لکھا گیا ہے۔ تصحیح فرمائی جائے۔

کھانڈ کے متعلق ایک ضروری اعلان

دیہاتی آبادی کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے یہ فیصلہ تھا۔ کہ ڈیڑھ چھٹانک کھانڈ فی کس دی جاوے۔ لیکن سول سپلائی کی پچھلی میٹنگ میں ضلع گورداسپور کے حاضر ایم۔ایل۔اے اور دیگر دوستوں کے زور دینے پر یہ کوٹہ ڈیڑھ چھٹانک سے تین چھٹانک کر دیا گیا ہے۔ چونکہ دکاندار عام طور پر گاؤں کے لوگوں کی لاعلمی کی وجہ سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ دوست تین چھٹانک فی کس کے حساب سے کھانڈ حاصل کریں۔ باوجود دیہات کے کوٹہ کے بڑھائے جانے کے شہری کوٹہ میں کوئی کمی نہیں آئی۔ مجھے یہ اطلاع ۸ر اپریل کو ملی تھی۔ لیکن مزید احتیاط کے لئے میں نے سول سپلائی افسر صاحب سے گورداسپور میں ۱۲/۴ کو ملاقات کر کے تصدیق کر لی ہے۔ والسلام

(چودھری) فتح محمد سیال ایم۔ایل۔اے قادیان۔

واقفین جائداد کی صفِ اوّل میں کھڑے ہونیکیلئے آخری تاریخ ۲۰ بیس مئی ہے

ہر قوم کو زندہ رہنے کا حق دینا چاہیئے

از جناب ملک مولا بخش صاحب پنشنر قادیان

قالت الیھود لیست النصارٰی علی شیءٍ وقالت النصارٰی لیست الیھود علی شیءٍ وھم یتلون الکتاب۔ کذالک قال الذین لا یعلمون مثل قولھم فاللہ یحکم بینھم یوم القیامۃ فیما کانوا فیہ یختلفون (بقرہ)

(ترجمہ) یہود نے کہا نصاریٰ کی بنیاد کسی چیز پر نہیں۔ اور نصاریٰ نے کہا یہود کی بنیاد کسی چیز پر نہیں۔ حالانکہ یہ دونوں الکتاب پڑھتے ہیں۔ جس طرح یہ کہتے ہیں ایسی ہی بات ان سے پہلے والے بے علم لوگوں نے کہی۔ جن امور میں یہ اختلاف کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن اس میں فیصلہ کر دے گا۔

اگرچہ یہاں یہود اور نصاریٰ کا خصوصیت سے ذکر ہے۔ مگر یہ ایک مثال ہے۔ قرآن کریم تمام مذاہب کے متعلق اس بات کا قائل ہے۔ کہ سب کی بنیاد حق پر ہے۔ اور اس بات کا بھی قائل ہے۔ کہ کوئی قوم بکلی حق سے خالی نہیں۔ کسی کے پاس حق کم ہے تو کسی کے پاس زیادہ۔ مگر بالکل خالی کوئی نہیں۔ اور یہ کہ کسی قوم کے متعلق یہ کہنا کہ یہ ہے ہی کیا۔ اس کا تو عدم وجود برابر ہے۔ یہ زندہ رہے تو کیا اور مر گئے تو کیا۔ یا اگر ان کو مٹا بھی دیا جائے۔ تو کیا نقصان ہے بالکل درست نہیں اور یہ جاہلوں اور بے علم لوگوں کا قول ہے۔ یا اس کے مشابہ بات ہے۔ محض اختلاف خیال یا عقیدہ۔ یا اختلاف مذہب یا تمدن کی وجہ سے کسی قوم کو حق نہیں پہونچتا۔ کہ دوسرے کو مٹانے کا تہیہ کرے۔

بے شک انسان اختلاف سے گھبراتا ہے۔

اور بعض اوقات اس کے لئے یہ خیال کہ لوگ حق کو قبول کیوں نہیں کرتے ایک جانکاہ روگ بن جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے لعلک باخعٌ نفسک الا یکونوا مومنین۔ گویا تو اس غم فکر اور رنج و دو میں اپنی جان کو ہلاک کر دے گا۔ کہ لوگ ایمان کیوں نہیں لے آتے بے شک لوگوں کی غمگساری کے لئے اپنی جان پر مصیبت قبول کرنا تو ایک محمود فعل ہے۔ مگر دین اور مذہب اور اختلاف رائے پر جبر جائز نہیں۔ قرآن کریم فرماتا ہے لا اکراہ فی الدین دین کے بارے میں جبر جائز نہیں۔ اور نہ یہ جائز ہے کہ اپنے ماسوا کے مٹانے کے درپے ہو۔

آخر انسانوں میں اس قدر اختلاف جو ہے۔ اس کو جبراً تو ہم دور نہیں کر سکتے۔ اس کا نتیجہ فتنہ اور فساد باہمی کشت و خون کے سوا کچھ نہیں۔ پہلے پہل تو لوگ یہی کہا کرتے تھے۔ کہ زمانہ جاہلیت کی باتیں ہیں۔ مگر ہم نے اس بینہ روشنی کے زمانہ میں دیکھا ہے۔ کہ ہندوؤں اور سکھوں نے بعض جگہ سمجھا کہ مسلمان دنیا میں ایک غیر ضروری چیز ہے۔ اگر اس کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے۔ تو ملک کا نقصان نہیں بلکہ فائدہ ہوگا۔ اور نہ صرف لڑنے والوں کو بلکہ بوڑھوں۔ مریضوں۔ عورتوں اور بچوں تک کو قتل کر دیا۔ اور ان کی جائدادوں کو تباہ کر دیا۔ اور بعض جگہ مسلمانوں نے بھی اس بربریت کا مظاہرہ کیا۔ یہ چیز دونوں کیطرف سے بری ہے۔ اگرچہ ابتدا کرنے والا فریق خواہ کوئی بھی ہو زیادہ گنہگار ہے اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ پہلے فریق نے دوسرے فریق کو لیس علیٰ شیءٍ سمجھا اور دوسرے نے پہلے کو اور اس طرح برادر کشی کے مرتکب ہوئے۔ اور ان لوگوں کی سی بات کی جو ان سے پہلے بے عقل ہو گزرے ہیں۔ اور جنکو یہ خود بھی بے عقل اور جاہل کہتے ہیں میں نے عرض کیا ہے کہ اختلاف طبعاً انسان کو برا معلوم ہوتا ہے۔ پھر اس جاہلانہ طریق کو چھوڑ کر اسکو مٹانے کے لئے کوئی عقلی اور عملی طریق بھی ہے۔ ہاں ہے اور ضرور ہے۔ اور وہ اگلی آیت میں درج ہے کہ اللہ ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا۔ اگر یہاں قیامت سے مراد قیامت کا عام مفہوم یعنی بعث بعد الموت اور یوم حشر ہی لیا جائے۔ تو یہ گویا اس بات کا اقرار ہوگا۔ کہ یہ حقیقت تو تب ہی کھلے گی جب مر کر دوبارہ اٹھیں گے۔ پہلے پتہ نہیں چل سکتا کہ کون حق پر ہے۔ اور کون غلطی پر اگر اتنے ہی معنی ہوں تو پھر تو ہم لوگوں کو اس وقت سے پہلے ایسی کرتوتوں سے روکنے کے لئے کوئی دلیل نہیں دے سکتے۔ بلکہ یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اس وقت سے پہلے تک تم جاہل ہی رہو گے۔ پھر ان کو جاہل تسلیم کرنے کے بعد توقع عبث ہے کہ وہ جاہلوں والے کام نہ کریں۔

اس لئے یہاں قیامت کے دوسرے معنے بھی لئے جا سکتے ہیں۔ قیامت بے شک اس جی اٹھنے کے وقت کا نام بھی ہے۔ جب انسان مر کر زندہ ہونگے۔ مگر اس جسمانی موت کے علاوہ انسانوں پر اور قسم کی بھی کئی موتیں آتی ہیں۔ مثلاً جہالت کی موت بے دینی کی موت۔ قومی ادبار کی موت۔ ذلت و بربادی کی موت۔ بد معاملگی کی موت وغیرہ دوسری جگہ بھی اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے نہ ماننے والوں کو یہ چیلنج دیا ہے۔ کہ اچھا تم اپنی جگہ کام کرو۔ ہم اپنی جگہ کام کرتے ہیں۔ پھر دیکھو انجام کس کے حق میں اچھا نکلتا ہے کیا میری تعلیم پر چلنے والے دنیا میں کامیاب ہوتے ہیں۔ یا میری مخالفت کرنے والے پھر اگر اس تعلیم نے میری قوم کو دنیا میں با اخلاق ترقی یافتہ اور کامیاب کر دیا۔ اور مخالف خائب و خاسر رہے۔ تو پھر اس کے حق ہونے میں کیا شک ہوگا۔ ہمارے علوم کی تمام بنیاد کہ فلاں چیز مفید ہے۔ اور فلاں مضر بکلی تجربہ پر ہے۔ پھر اس تعلیم کا بھی جو تجربہ کرتے ہیں ان کو کرنے دو۔ تم بھی جو چاہو اسکو تجربہ کرو۔ اور دیکھو نتیجہ اچھا کس تجربہ کا نکلتا ہے۔ ان آیات میں بھی اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے۔ ایک دوسرے کو جاہل اور بے وقوف اور لیسوا علی شیءٍ مت کہو۔ یوم قیامت یعنی کس تعلیم پر چل کر طبعی قومی ترقی یا طبعی قومی تباہی کے دن تک انتظار کرو۔ دوسروں کے اعمال اور انکے نتائج کی پڑتال دیانتداری سے کرو۔ تو تم پر کھل جائے گا کہ کہاں حق ہے اور باطل کہاں۔ پس اختلاف کی وجہ سے کسی کو مٹانے کے درپے نہ ہو۔ بلکہ ہر قوم کو آرام سے زندہ رہنے کا حق دو پھر خود بخود حق کھل جائیگا۔ اور اگر حق تمہارے ساتھ ہے۔ تو جہاں تم ترقی کرو گے اور غلبہ پاؤ گے۔ دوسری قوم خود بخود ذلت اور ادبار اور محکومی میں جا گریگی۔ اور تمہارے مارنے کے بغیر ہی وہ مردہ ہو جائینگے۔ لیکن اگر تم دیانتداری سے دیکھو کہ ان کے علم۔ عقل۔ دماغ۔ تمدن تم سے اچھے ہو رہے ہیں۔ اور تم اپنے دل کی پنہائیوں میں اس کی نقل کرتے۔ اور اسکو اپنے اندر لینے کی خواہش رکھتے ہو۔ تو خواہ قومی تعصب تم کو علانیہ اسکی صحت کو تسلیم کرنے کی اجازت نہ بھی دے۔ تب بھی سمجھو کہ حق ہمارے غیر میں ہے۔ اور مرد میدان بنکر حق کو قبول کرو۔ اور دنیا کے امن میں ممد و معاون ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو تعصب سے نجات دے۔ اور وہ بصیرت عطا فرمائے جس سے ہم حق کو حق سمجھیں۔ اور باطل کو باطل اور پھر یہ جذبہ رواداری دے۔ کہ اگر اپنے بھائی کو غلطی پر بھی سمجھیں۔ تو محبت سے اسکو راستی کیطرف لائیں۔ حق کو چھوڑ کر جھوٹ سے لگاؤ پیدا کرنا ایک غیر طبعی مرض ہے۔ پس اگر آپ کسی کو مریض بھی سمجھتے ہو۔ تو اسکی غلطیوں پر اس کے ساتھ تشدد کا برتاؤ نہ کرو۔ کیا یہ جائز ہے۔ کہ اگر ایک مریض اپنی درد اور مرض کی وجہ سے کراہے یا ایک تندرست آدمی کے سامنے قے کرے۔ تو تندرست آدمی اسکو اٹھ کر مارنا شروع کر دے۔ کہ میری نیند کیوں خراب کرتے ہو۔ یا گندہ لفظ کیوں میرے سامنے پیش کرتے ہو۔ ایسے موقعہ پر کوئی معمولی انسان بھی ایسا نہیں کرتا۔ بلکہ بیمار سے شفقت اور ہمدردی کا سلوک کرتا ہے۔ پس اگر آپ اپنے خلاف عقیدہ لوگوں کو کسی طرح بھی حق پر نہیں سمجھتے۔ تو ان کو روحانی اور دماغی مریض سمجھو۔ اور ان سے طبعی ہمدردی اور شفقت کا سلوک کرو۔ اگر یہ جذبہ پیدا کر لیا جائے۔ تو ابھی سب جھگڑے مٹ جاتے ہیں۔ جو قوم بھی جہاں قومی اکثریت میں ہے۔ یہ فرض زیادہ تر اس پر عائد ہوتا ہے۔

مسیح کی آمد ثانی کا مسئلہ
اور
عیسائیوں کے شکوک و شبہات کا ازالہ

(۱)

حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کے متعلق عیسائیوں کا یہ خیال ہے۔ کہ آپ اب تک زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ اور کسی آئندہ وقت دنیا کی اصلاح کے لئے اتریں گے۔ مگر اس کے برعکس ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ آپ نہ اب تک زندہ بجسدہ العنصری آسمان پر موجود ہیں۔ اور نہ ہی کبھی آسمان سے بہ جسمہٖ اتریں گے۔ بلکہ آپ کی آمدِ ثانی کا یہ مطلب ہے کہ ایک اور پاکباز شخص آپ کی خو بو پر پیدا ہوگا۔ وہ آپ سے ہر رنگ میں مماثلت تامہ رکھتا ہوگا۔ وہ مسیحیت کا جامہ پہنے ہوئے ہوگا۔ چنانچہ وہ آنے والا آیا۔ اور ان چمکتے ہوئے نشانوں کے ساتھ آیا۔ جو ازل سے اس کے لئے مقدر تھے۔ مگر آہ! افسوس کہ دنیا نے اس کو نہ پہچانا۔ کیونکہ کہا گیا تھا۔ کہ وہ چوروں کی طرح آئے گا۔ اور نوح کی طرح جلوہ گر ہوگا۔ سو ایسا ہی ہوا۔ مگر اے کاش! کہ دنیا اب بھی اس کی طرف کان دھرے۔ تا ان تباہ کن عذابوں اور ہوشربا مصیبتوں سے بچ جائے۔ جن کی ابتدا سے خبر دی گئی ہے۔

ذیل میں ہم اپنے دعویٰ کی تائید میں چند ثبوت پیش کرتے ہیں۔ جن سے ایک اور ایک دو کی طرح ثابت ہوگا۔ کہ ہمارے مسیحی دوستوں کا خیال غلط اور سراسر غلط ہے۔ اس لئے امید ہے کہ ہر ایک پڑھنے والا بصیرت کی آنکھیں کھول کر پڑھے گا اور خلوص دل سے سوچے گا کہ وہ کونسی حقیقت ہے۔ جو روایات کے طومار میں دب کر رہ گئی ہے۔

سب سے پہلی عرض یہ ہے۔ کہ عیسائیوں کی طرح یہود کا بھی یہ خیال تھا۔ کہ "ایلیا جو رتھ سمیت آسمان پر چڑھ گیا ہے۔ اور جاتے جاتے اپنی چادر بھی پھینک گیا ہے (۲ سلاطین ۲ باب) وہی دوبارہ آئے گا۔ کیونکہ ملاکی نبی نے ان سے وعدہ کیا تھا۔ کہ "خدا کے بزرگ اور ہولناک دن آنے سے پیشتر میں ایلیا کو تمہارے پاس بھیجوں گا۔" (ملاکی ۴) پس اب ہم نے دیکھنا یہ ہے۔ کہ ایلیاہ کس طرح آسمان سے اترتا ہے۔ کیونکہ ایلیا کی آمد ثانی ہی اس معاملہ میں ہماری رہبری کر سکتی ہے۔ سو یاد رہے کہ انجیل سے ثابت ہے۔ کہ حضرت ایلیا نہ آسمان سے اترے تھے۔ اور نہ ہی کسی نے آپ کو آسمان سے اترتے دیکھا تھا۔ بلکہ آپ کی آمد ثانی آپ کے بروز اتم کے وجود میں پوری ہوئی تھی۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ "سب نبیوں اور توریت نے یوحنا کے وقت کی خبر دی ہے۔ اور الیاس جو آنے والا تھا یہی ہے۔ چاہو تو قبول کرو۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔" متی ۱۱/۱۳-۱۵

پس حضرت مسیح علیہ السلام کے اس فیصلہ سے ظاہر ہے۔ کہ جس طرح حضرت ایلیا جو رتھ سمیت آسمان پر چڑھ گیا تھا۔ اور جاتے جاتے اپنی چادر بھی پھینک گیا تھا۔ یوحنا کے وجود میں ظاہر ہوا۔ اسی طرح آپ بھی کسی اور شخص کے وجود میں بطور بروز ظاہر ہوں گے۔ پس امید ہے کہ ہمارے مسیحی دوست اس واضح اور روشن مثال پر غور فرمائیں گے کہ کیا حضرت مسیح علیہ السلام بھی اسی طرح آسمان سے نہ اتریں گے۔ جس طرح ایلیا آسمان سے اترے؟ اے کاش! خدا ان کو سمجھنے کی توفیق دے۔

دوسری عرض یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام خود اپنی آمد ثانی کو ایلیا کی آمد ثانی سے تشبیہ دے کر اس حقیقت کو بے نقاب کر چکے ہیں۔ کہ اب آپ نہ آئیں گے۔ بلکہ ایک اور ہی شخص آپ کی خو بو پر آئے گا۔ وہ یوحنا کی طرح اپنے مثیل سے ہر رنگ میں مماثلت تامہ رکھتا ہوگا۔ چنانچہ فرمایا۔ کہ "میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ ایلیا تو آ چکا۔ اور انہوں نے اس کو نہ پہچانا۔ بلکہ جو چاہا۔ اس کے ساتھ کیا۔ اسی طرح ابن آدم ان کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ متی ۱۷/۱۲۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ جس طرح ایلیا یوحنا کے لباس میں آیا۔ تو لوگوں نے اس کو نہ پہچانا۔ بلکہ دکھ دیا۔ اسی طرح جب ابن آدم اپنے مثیل کی شکل میں ظاہر ہوگا۔ تو لوگ اس کو بھی نہ پہچانیں گے۔ بلکہ یوحنا کی طرح دکھ دیں گے۔

پس اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ "ایلیا جو آنے والا تھا۔ وہ آ چکا ہے۔" مگر ابن آدم کو ابھی آنا باقی ہے۔ مگر نامعلوم! پادری عبد الحق صاحب کو کیا سوجھی ہے۔ کہ آپ اس کھلی ہوئی حقیقت کو نظر انداز کر کے لکھتے ہیں۔ کہ "ایلیا کے بارہ میں ایک قابل غور امر ہے۔ کہ ایلیا زندہ ہے اور پھر وہ مسیح کی دوسری آمد سے پہلے آئیگا۔" مباحثہ جہلم صفحہ ۹۹ حالانکہ مسیح علیہ السلام کا فیصلہ ہے۔ کہ "ایلیا جو آنے والا تھا، وہ آ چکا۔" متی ۱۷/۱۰-۱۲۔ پس جب وہ آ چکا ہے تو وہ دوبارہ کس طرح آئے گا۔ کیونکہ یہود اسکی آمد ثانی کے ہی منتظر تھے۔ نہ کہ آمد ثالث کے۔ پس ہمارا مطالبہ ہے۔ کہ پادری صاحب ان کی آمد ثالث کے متعلق بھی کوئی مزید پیشگوئی بتلائیں۔ کیونکہ کتاب مقدس سے تو اس کا پتہ نہیں چلتا۔ اور نہ ہی مسیح علیہ السلام نے اس کی لٹ رٹ دی ہے۔

تیسری عرض یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے خود اپنی آمد ثانی کے متعلق فرمایا تھا۔ کہ "اب سے مجھے نہ دیکھو گے۔ جب تک کہ نہ کہو گے۔ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے۔ (متی ۲۳/۳۹ ولوقا ۱۳/۱۵) جس کا صاف یہ مطلب تھا۔ کہ اب آپ خود نہ آئیں گے۔ بلکہ ایک اور ہی شخص آپ کی خو بو پر پیدا ہوگا۔ وہ آپ کے رنگ میں رنگین ہوگا اور آپ سے مشابہت تامہ رکھتا ہوگا۔ مگر افسوس ہے کہ پادری عبدالحق صاحب نے اسکی وہ "تاویل" کی ہے۔ جو کسی طرح بھی قابل تسلیم نہیں ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔ کہ "یہودیوں کو جب کہا گیا۔ کہ جب تک یہ نہ کہو گے۔ کہ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے۔ تو کیا اس میں صاف یہ ذکر نہ تھا۔ کہ اب اس کے خداوند ہونے کے منکر ہو۔ پھر اس کو خداوند تسلیم کر لو گے۔ اس میں مسیح نے کہاں کہا کہ کوئی اور مثیل آئیگا۔ (مباحثہ جہلم صفحہ ۹۹)

مجھے نہایت ہی افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ پادری صاحب اس حقیقت سے آشنا ہیں۔ کہ مسیح علیہ السلام نے کبھی بھی الوہیت کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ بلکہ آپ موحد تھے۔ اور آپ نے ہمیشہ ہی توحید کا سبق دیا۔ جیسا کہ فرمایا۔ "سن اے بنی اسرائیل! خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے۔" مرقس ۱۲/۳۰۔ نیز "ہمیشہ کی زندگی یہ ہے۔ کہ وہ تجھ خداوند خدا کو اکیلا اور برحق اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔" یوحنا ۱۷/۳۔ مرقس ۱۲/۱۹۔ پس جب مسیح علیہ السلام نے ان کے سامنے الوہیت کا دعویٰ ہی نہیں کیا۔ تو کیا یہود کا سر پھرا تھا۔ کہ آپ کو منصب الوہیت پر بٹھاتے پھرتے۔ امید ہے کہ پادری صاحب کچھ سوچیں گے۔ کیونکہ ہمارا تجربہ ہے۔ کہ آپ نے ہم سے ننگر کپور تھلہ۔ اور جہلم وغیرہ میں مناظرے کئے ہیں۔ مگر بار بار کے تقاضے کے باوجود آپ ایک بھی ایسی آیت نہیں پیش کر سکے۔ جس میں مسیح نے الوہیت کا دعویٰ کیا ہو۔ لیکن اب بھی اگر وہ کوئی ایسی آیت پیش کر دیں۔ تو مہربانی ہوگی۔ اور ہم اس پر بھی غور کرنے کو تیار ہیں۔ انشاء اللہ۔

پھر دوسری بات یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ مگر یہود چونکہ آپ کو سچا نبی نہ سمجھتے تھے۔ اس واسطے انہوں نے آپ کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے ہر وہ کوشش کی۔ جو وہ کر سکتے تھے۔ یہاں تک کہ انہوں نے آپ کو مارا اور پیٹا اور عدالت میں بھی لے گئے۔ جہاں آپ کو صلیب دی گئی۔ مگر بار بار کے مطالبہ کے باوجود آپ اپنی صداقت کے لئے کوئی معجزہ بھی نہ دکھا سکے۔ اور بقول یہود بالآخر جھوٹوں کی طرح جان بحق ہوئے (نعوذ باللہ من ہذہ الخرافات)

اب پادری صاحب ہی بتلائیں۔ کہ جب حضرت مسیح علیہ السلام اپنے دعویٰ نبوت میں ہی برحق اور سچے ثابت نہ ہوئے۔ تو یہود آپ کو خداوند کس طرح تسلیم کر لیتے۔ حالانکہ وہ آپ کی کس مپرسی اور بے کسی کی موت کا مشاہدہ کر چکے تھے۔ (باقی)

بشیر احمد زاہد

ولادت

(۱) ۲۸ فروری ۱۹۴۷ء کو خداوند کریم کے فضل وکرم سے خاکسار کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ خاکسار محمد عنایت اللہ احمدی منڈی مرید کے

(۲) میرے گھر میں لڑکا تولد ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولود کو خادم دین بنائے۔ دفتر خان احمدی نانک بہار جنکشن سنٹر گیا

نئے ارض و سماء

بیرون ہند جماعتوں میں جوش تبلیغ
ایک ایکماہ تبلیغ کیلئے وقف کرنیوالے

مولوی بشارت احمد نسیم امروہی از دا گولڈکوسٹ لکھتے ہیں کہ عرصہ زیر رپورٹ میں انصار، خدام کے جلسے۔ منعقد کئے گئے۔ تبلیغ کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی گئی۔ اور تبلیغ کے لئے ایک ماہ وقف کرنے کی تحریک کی۔ جس پر احباب نے ایک ایک ماہ تبلیغ کے لئے وقف کیا۔ تحریک جدید میں شمولیت کی تلقین کی گئی۔

تبلیغی رپورٹ کسموں مشرقی افریقہ
تین اشخاص نے احمدیت قبول کی

مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب مبلغ مشرقی افریقہ مقیم کسموں تبلیغی رپورٹ تا ۱۴؍اپریل میں لکھتے ہیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں عاجز نے ۱۱۱ میل ڈوڈ پر سفر کیا۔ مہرومبہ۔ یالا۔ رڈو رہ کالا ور کسموں کا دورہ کیا۔ ۲۰۸ افراد تک پیغام احمدیت پہنچایا۔ تین اشخاص نے احمدیت قبول کی۔ اسلامی نام محمد۔ عثمان اور داؤد رکھے گئے۔ بیعت فارم مکرم رئیس التبلیغ صاحب کی معرفت بھجوا دیئے گئے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں علاوہ جماعتوں کی تربیت کے ماجوٗ مساجد کی تعمیر کا انتظام بھی ... نامہ AKALA میں پیغام احمدیت پہلی دفعہ پہنچایا۔ یہ جگہ بھی تبلیغ احمدیت کے لئے زرخیز معلوم ہوتی ہے۔ یہاں واقفیت پیدا ہو گئی ہے۔ دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہی اپنی رحمت کا ہاتھ ان غریب اور خستہ حال اقوام کی طرف بڑھائے۔ تا یہ بھی تثلیث کے جال سے نکل کر دامن توحید سے وابستہ ہوں۔

رپورٹ تبلیغی سالٹ پانڈ مشن
۶ افراد داخل سلسلہ ہوئے

مولوی عبد الخالق صاحب انچارج گولڈ کوسٹ مشن لکھتے ہیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں ہمارے سینئر سکول کے تین لڑکوں نے ۶۸ میل پیدل سفر کر کے مختلف گاؤں میں پیغام احمدیت پہنچایا۔ اور ٹریکٹ وغیرہ تقسیم کئے۔ خدا کے فضل سے یہ دورہ نہایت کامیاب رہا۔ انشاء اللہ یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

گذشتہ ہفتہ لوکل جماعت کے دوست سالٹ پانڈ سے باہر تبلیغ کے لئے تشریف لے گئے۔ خدا کے فضل سے جماعت میں کافی بیداری پیدا ہو چکی ہے۔ مکرم رئیس التبلیغ صاحب تبلیغ کرنے کے لئے لوکل دوستوں کو یاد کراتے رہتے ہیں۔ صبح و شام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے اقتباسات پڑھ کر جماعت میں سنائے جاتے رہے۔ نماز مغرب کے بعد لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام ناخواندہ مستورات کو قرآن مجید پڑھانے اور ضروری مسائل سکھانے کا انتظام کیا گیا۔ اور اس پر خدا کے فضل سے عمل ہو رہا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں خدا کے فضل سے چھ۶ کس داخل سلسلہ ہوئے۔ احباب ان کی استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔

(وکیل التبشیر)

جلسہ سالانہ

احباب جماعت کو متواتر اس طرف توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی بہت جلد ہو جانی چاہیئے۔ اب صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال بھی ختم ہو رہا ہے۔ عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ اسے بطور فرض سمجھتے ہوئے۔ ان تمام احباب سے جن کے ذمہ چندہ جلسہ سالانہ کا کوئی بقایا ہو۔ وصول کر کے رقوم اس ماہ کے اختتام سے قبل مرکز میں بھجوا دیں۔

(ناظر بیت المال)

تحریک جدید کے وعدے ۳۱ مئی تک پورے کرنیکی کوشش فرمادیں

فرمایا! "بہت سے دوستوں کے وعدے تھے۔ کہ وہ جون۔ جولائی تک اپنے وعدے پورے کریں گے۔ اس کے لئے سب جماعتوں کو تحریک کریں۔ کہ سب کے وعدے ۳۱ مئی تک پورے ہو جائیں۔ تا وہ ثواب میں چھ ماہ آگے بڑھ جائیں۔"

تحریک جدید کے وہ مجاہد جن کا دفتر اول کے تیرھویں سال کا وعدہ ابھی تک پورا نہیں ہوا۔ یا وہ جن کا دفتر دوم کے سال سوم کا وعدہ قابل ادا ہے۔ اگرچہ انہوں نے اپنی سہولت اور آسانی کے لئے جون۔ جولائی یا اس کے بھی بعد کا وقت مقرر کیا ہوا ہے۔ وہ آج سے ہی یہ کوشش کریں۔ کہ ان کا وعدہ ۳۱ مئی تک پورا ہو جائے۔ کیونکہ اس طرح وہ ثواب میں چھ ماہ آگے بڑھ جاتے ہیں۔ اور اس طرح تحریک جدید کے مبلغوں کی ضرورت کے پورا کرنے میں بھی جو بیرون ہند میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ کچھ آسانی ہو جاتی ہے۔ اور یہ وعدے پورے کرنے والوں کا نام بھی ششماہی اول کی آخری تاریخ تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے پیش ہو جاتا ہے۔ پس تحریک جدید کا ہر مجاہد ابھی سے ایسا ماحول پیدا کرے کہ اس کا وعدہ ۳۱ مئی تک پورا ہو جائے۔ اس سلسلہ میں زمیندار احباب سے بھی یہ گذارش کرنا ضروری ہے کہ ان کی فصل تو مئی کے بعد بالعموم نکلتی ہے۔ جون میں اکثر نکل آتی ہے۔ لیکن بعض کی فصل مئی میں بھی تیار ہو جاتی ہے۔ پس اگر وہ بھی کوشش کریں جن کو اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی ہے۔ وہ بھی ۳۱ مئی ۴۷ء تک اپنے وعدے سو فی صدی مرکز میں داخل کر کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعائیں لیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

ہر احمدی اپنی جائداد وقف کرے

جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کی انتخاب کردہ جماعت ہے۔ اور وقف جائداد کی تحریک الٰہی تحریک ہے۔ اور اس تحریک کو جماعت کے سامنے پیش کرنے والے۔ ہمارے آقا ہمارے مطاع حضرت امیر المومنین صرف خلیفہ ہی نہیں بلکہ موعود خلیفہ ہیں۔ ایک انصاری نے کیا خوب کہا۔ کہ یا رسول اللہ صلعم جب آپ کو پہچانتے تھے۔ اس وقت یہ عہد کیا تھا۔ کہ ہم آپ کی مدینہ کے اندر حفاظت کریں گے باہر نہیں۔ لیکن اب جب کہ آپ کا مقام ہم پر روشن ہو چکا ہے۔ ہم آپ کے دائیں لڑیں گے۔ بائیں لڑیں گے۔ آگے لڑیں گے پیچھے لڑیں گے۔ اور دشمن ہماری لاشوں کو روندتا ہوا ہی آپ تک پہنچ سکے گا۔ ہمارے امام کو جب خدا تعالیٰ نے اپنے مصلح موعود کا بلند مقام دیا ہے۔ تو ہمارے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ ہم اپنی قربانیوں کے معیار کو بلند کریں۔ اس وقت حضور نے مطالبہ فرمایا ہے۔ کہ بیس مئی تک جماعت احمدیہ کا ہر فرد اپنی جائداد وقف کرے۔ جس کی جائداد نہیں وہ ایک ماہ کی آمد وقف کرے۔ عورتیں اپنے زیور وقف کریں۔ اور بچے اپنے جیب خرچ وقف کریں۔ اور جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے۔ جو اپنی جائداد کو بیس مئی تک وقف نہ کر دے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

"ہمارا خدا"

کتاب ہمارا خدا کا امتحان شروع سے ۱۲۰ صفحے تک قادیان کی مستورات کا ۲۹ مئی بروز جمعرات ہو گا۔ اور بیرونی لجنات کا ۲۵ مئی بروز اتوار ہو گا۔ زیادہ سے زیادہ شامل ہونے کی کوشش کریں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ترسیل زر و انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کریں۔

(ایڈیٹر)

شباکن و شفائی

یہ دونوں دوائیں ملیریا اور دوسرے بخاروں کے لئے بہترین یونانی دوائیں ہیں شباکن پسینہ لاکر بخار اتار دیتی ہے۔ جگر اور طحال کو صاف کرتی ہے معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ اعصاب کو طاقت بخشتی ہے۔ اور کونین کے نقصان کے بغیر جسم کو ملیریا کے بداثرات سے صاف کر دیتی ہے شفائی پرانے اور سخت بخاروں میں شباکن کے ساتھ دی جائے تو ان کو توڑنے میں کامیاب ہوتی ہے۔ جو بخار نہایت سخت اور ٹوٹنے میں نہیں آتے۔ کونین کے ٹیکوں سے بھی ان کو فائدہ نہیں ہوتا۔ وہ شفائی کو شباکن کے ساتھ دینے سے خداتعالیٰ کے فضل سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اعصاب کو بھی نقصان نہیں پہنچتا۔ ہر گھر میں ان دواؤں کا ہونا بہت سے اخراجات سے بچا لیتا ہے۔ قیمت یکصد قرص ڈ۸/ اور پچاس قرص ۲/۸ شفائی درجن ۸/ علاوہ محصول

ملنے کا پتہ **دواخانہ خدمت خلق** قادیان

اعلان ضرورت رشتہ

خوبصورت نوجوان عمر ۴۸ سال صحت بہت اعلیٰ۔ ملازم تنخواہ ۳۵۰/ روپے ماہوار ملازمت مستقل۔ موصی۔ واقف تجارت قادیان میں ذاتی مکان پختہ مالیتی پندرہ ہزار روپیہ۔ پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے مکینیکل پیشہ کو ترجیح دی جائے گی۔ خط و کتابت بنام سید سرور شاہ علی انچارج شعبہ رشتہ ناطہ ربوہ

دواخانہ نورالدین بانی تیار کردہ اکسیر معدہ

کے متعلق

مکرم پیر محمد شریف صاحب ہاشمی گوجرانوالہ؟ تحصیل؟ ضلع جھنگ

واقف زندگی شعبہ تجارت

کا مکتوب!

"مجھے معدہ کی خرابی کی وجہ سے کھانسی کی شکایت تھی میں نے دواخانہ نورالدین قادیان سے اکسیر معدہ لیکر استعمال کی جس سے بفضلہ تعالیٰ میری کھانسی بالکل دور ہوگئی۔ الحمد للہ"

پیر محمد شریف ہاشمی

اکسیر معدہ قیمت ۴۰ گولی دو روپے

دواخانہ نورالدین

سرمہ نور (رجسٹرڈ)

کیا کبھی آپنے غور فرمایا

مشہور ہے

اس کے نقدی بصر اجزا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے تجویز کردہ اور حضور کے مبارک نام سے وابستہ ہے۔ اطباء ڈاکٹر و دوسرے اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجبور اشتہار بنا رہا ہے تمام امراض چشم کا واحد اور یقینی بے ضرر اور شرطیہ علاج ہے۔ قیمت تولہ دو روپے۔ چھ ماشہ ایک روپیہ۔ ڈیڑھ ماشہ پانچ آنہ۔ (ایک روپیہ سے کم وی پی نہیں کیا جاتا)

شفاخانہ رفیق حیات قادیان کی مجرب المجرب تیر بہدف اور سو فیصدی کامیاب ادویات جو سرمہ نور کی طرح آپ کو گرویدہ بنا دیں گی

بچوں کا شربت

بچوں کو تندرست اور توانا بنا کر ہر مرض سے محفوظ رکھتا ہے اور دانت نکلنے کی تکلیف۔ بے چینی۔ لاغری۔ قے۔ پیچش۔ کھانسی۔ سوکھا۔ بخار۔ قبض۔ نیند نہ آنا۔ کمی خون میں بھی مفید ہے اس کا استعمال وزن کو بڑھاتا ہے۔ اور چہرے کو گلاب کے پھول کے مانند سرخ کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ

حب فولادی

سیلان اور کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ پیدا کر کے چہرے کو بارونق بناتی ہے۔ فولادی طاقت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے عجیب چیز ہے۔ دل میں امنگ اور جوانی کی ترنگ پیدا کرتی ہے۔ ایک بار ضرور استعمال کیجئے۔ قیمت ساٹھ گولی تین روپیہ

کشتہ فولاد

ضعف جگر کو دور کرتا اور خون صالح پیدا کر کے چہرے کو بارونق بناتا اور وزن کو بڑھاتا عورتوں مردوں کیلئے یکساں مفید ہے۔ خوراک چاول۔ ایک رتی تولہ پانچ روپے فی ماشہ آٹھ آنہ

طاقت کی گولی (رجسٹرڈ)

اسم بامسمیٰ ناطاقتی اور کمزوری کو دور کر کے زور اور طاقت در بنا کر صاحب اولاد بنا دیتی ہے۔ خوراک ایک ماہ پانچ روپے

اکسیر گوش

بہرہ پن۔ درد۔ بہراپن بہنا وغیرہ۔ غرض کان کی ہر ایک بیماری کا بہترین اور لاجواب علاج ہے۔ شیشی نصف اونس ایک روپیہ

قبض کشاء

پیٹ کا جلاب رات کو سوتے وقت ایک گولی کھانے سے بغیر کسی بدمزگی کے اجابت کھل کر ہوگی۔ ۔ بکس دو روپے درجن قیمت ۵/

سیلان الرحم

مستورات کے سیلان الرحم اور ان کی کمزوری کے دفعیہ کا شرطیہ علاج ہے تولہ دو روپے

فولادی

مستورات کی اندرونی کمزوریاں پیٹ درد۔ تشنج۔ کمی خون خرابی جگر۔ دمہ۔ ماہواری ایام کی رکاوٹ۔ درد وغیرہ کیلئے عجیب الاثر ہے۔ اس کے استعمال کے ساتھ اکسیر النساء کا استعمال اگر کیا جائے۔ تو مستورات کی اندرونی تکالیف دور ہونگی۔ قیمت تین روپے

حب اکسیر

اگر تازہ خون کا سرمایہ ختم ہو چکا ہو۔ بدن کا اعصابی نظام ڈھیلا اور بوجہ سیلان کمزور ہو رہا ہو تو حب اکسیر نوجوانوں کی تمام شکایتوں کا بہترین علاج ہے۔ خوراک ایک ماہ تین روپے

اکسیر النساء

ماہواری ایام کی کمی تکلیف سے آنا اور تشنج وغیرہ کیلئے بہترین تریاق ہے۔ خوراک دس؟ دو روپے

اکسیر گردہ

درد گردہ کا بے مثل اور بہترین علاج ہے یہ صد نسخہ بارہا کا آزمودہ ہے۔ فی تولہ ایک روپیہ

روغن عنبری

خشک نسلی سے بیرونی مالش سے ... اعضاء لاغر ہو ... بالکل بے ضرر اور نئی ایجاد ہے۔ فی شیشی دو روپے

موتی منجن

تمام گندے اور بدبودار جراثیم کو ہلاک کر کے دانتوں کو مضبوط اور موتی کی طرح سفید بنا دیتا ہے قیمت فی شیشی بارہ آنے

تریاق معدہ (رجسٹرڈ)

پیٹ درد۔ تبخیر۔ بدہضمی اور کمزوری معدہ کیلئے بہترین چیز ہے۔ شیشی دس آنہ

اکسیر طحال

تلی کا درد ... دور کرکے ... معدہ بنا دیتی ہے۔ قیمت ... روپے

ملنے کا پتہ:- منیجر شفاخانہ رفیق حیات متصل منارۃ المسیح قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری خبریں

گلاسگو ۲۱ اپریل:- آزاد خیال اخبار گلاسگو ہیرلڈ" نے اپنے تازہ ترین مقالہ مدیریہ میں اعلان کیا ہے کہ پنڈت نہرو اور آئین ساز اسمبلی پر اب اس حقیقت کا انکشاف ہو گیا ہے کہ اب اکھنڈ ہندوستان کے قیام کا کوئی امکان باقی نہیں رہا مسلم لیگ یقیناً پاکستان حاصل کر لے گی۔

کولمبو (جنوبی ہند) ۲۱ اپریل سوشلسٹ لیڈر جے پرکاش نارائن نے ایک بیان کے دوران میں کہا۔ کہ اب کانگرس کو توڑ دینا چاہیئے کیونکہ اس پر سرمایہ داروں کا تسلط ہے اور یہی اختلاف کانگرس سے میری علیحدگی کا باعث ہوا۔

پشاور ۲۱ اپریل:- ڈیرہ اسمٰعیل خان میں ابھی تک حالات ناتسلی بخش ہیں۔ مضافات میں اکثر گاؤں جل رہے ہیں۔ لوگ متاثرہ علاقوں کو چھوڑ چھوڑ کر بھاگے جا رہے ہیں۔ آگ سے چار لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔ پہاڑپور میں پولیس اور حملہ آوروں کے درمیان گولی چلتی رہی۔

ٹانک میں ابھی تک آگ لگی ہوئی ہے۔

۴۴ حادثات اور ۳۳ اموات ہوئیں۔ تیس ہزار پناہ گزینوں کی حفاظت کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

بنوں کے قریب تزم کے پل پر بم پھٹا گڑھی شاہ جہان میں پولیس اور حملہ آور پارٹیوں نے ایک دوسرے پر گولیاں برسائیں۔

پشاور چھاؤنی سے پنجاب اور صوبہ سرحد کی سرحد تک تمام ریلوے سٹیشنوں پر پکٹنگ لگائی گئی۔ پشاور چھاؤنی اور نوشہرہ کے ریلوے سٹیشنوں پر پاکستانی ٹکٹ جاری کئے گئے۔ ہر اسٹیشن پر پکٹنگ لگانے والوں کو گرفتار کیا گیا۔

ہزارہ میں بھی حالات اچھے نہیں لوٹ مار کے علاوہ آتشزدگی کی وارداتیں بھی ہو رہی ہیں

کوہاٹ میں بھی مظاہرین نے ہزاروں کی تعداد میں جلوس نکالے۔ اور عدالتوں پر پکٹنگ لگائی گئی شہر میں نعرے لگاتے ہوئے گشت کی۔

نئی دہلی ۲۱ اپریل۔ آج خان لیاقت علی خان فنانس ممبر حکومت ہند نے ایک بیان جاری کیا ہے۔

کہ آل انڈیا سٹیٹس پیپلز کانفرنس گوالیار میں پنڈت نہرو نے ایک بیان دیا ہے جس میں کہا ہے کہ جو ریاست آئین ساز اسمبلی میں نہ آئے گی۔ اسے دشمن سٹیٹ سمجھا جائے گا۔ اور اس کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کیا جائے گا۔ جو ایک دشمن سے ہونا چاہیئے۔ اس بیان میں یہ غلط فہمی پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ کہ ریاستوں کے متعلق پنڈت نہرو نے جو کچھ کہا ہے۔ وہ حکومت ہند کی حکمت عملی کا ترجمان ہے۔ پنڈت نہرو نے صرف کانگرس کی پالیسی کی ترجمانی کی ہے۔

مدراس صدر مسلم لیگی وفد مشرق وسطیٰ نے تشمیہ کا میسور سٹیٹ مسلم لیگ کے پانچویں اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا۔ "مشرق وسطیٰ کے دورہ میں مجھے شاہ ابن سعود سے ملاقات کا موقع بھی ملا۔ شاہ موصوف نے نظریہ پاکستان کی تعریف و حمایت کی اور قائد اعظم کی سیاسی پیش بینی کو سراہا"۔

پشاور ۲۱ اپریل۔ آج مردوں اور عورتوں کے دو الگ الگ جلوس نکلے جن پر پولیس نے زبردست لاٹھی چارج کیا۔ اور اشک آور گیس پھینکی۔ مگر جلوس آگے بڑھتے گئے۔ اور انہوں نے گورنمنٹ ہاؤس گورنر سرحد اور ڈاکٹر خان صاحب کی کوٹھی پر مسلم لیگی جھنڈے نصب کر دیئے

نئی دہلی ۲۱ اپریل۔ آج سردار عبدالرب نشتر، خان لیاقت علی خان اور راجہ غضنفر علی خان ارکان حکومت ہند نے الگ الگ وائسرائے ہند سے ملاقات کی۔

پشاور ۲۱ اپریل۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان کے متعلق تازہ ترین اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہاں اس وقت ایک ہزار دکانیں جل رہی ہیں۔

لکھنؤ ۲۱ اپریل:- آج پنڈت نہرو نے یوپی پولیٹیکل کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا اگرچہ ہندوستان ابھی پوری طرح آزاد نہیں ہوا ہے۔ باایں ہمہ دوسری قومیں اسے بہت بڑا ملک سمجھتی ہیں۔ انہیں اس حقیقت کا علم ہے۔ کہ ہندوستان ضرور ترقی حاصل کرے گا۔ اور آنے والے زمانہ میں عظیم الشان درجہ حاصل کرے گا۔ پوری آزادی کے حصول سے قبل ہندوستان کو دو بڑی الجھنوں کو سلجھانا ہے۔ ان میں ایک عقدہ تو ملک کی اقتصادی ترقی کا ہے۔ اور دوسرا عقدہ فرقہ وار مسئلہ کا۔ بدقسمتی سے فرقہ وار جھگڑے ایک ایسے وقت میں ہو رہے ہیں جب کہ ملک میں پورا اتحاد و اتفاق ہونا چاہیئے تھا۔

میں کانگرس کی طرف سے اعلان کر دینا چاہتا ہوں کہ ہندوستان کسی حصہ کو یونین میں رہنے پر مجبور نہ کرے گا لیکن الگ رہنے والے کسی حصہ کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ دوسرے حصوں کو ان کی مرضی کے خلاف شامل کرے۔ حامیان پاکستان اگر چاہیں تو پاکستان لے سکتے ہیں۔ لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ ہندوستان کے کسی حصہ کو اس میں شامل ہونے پر مجبور نہ کیا جائے۔ جو حصے پاکستان میں نہ آنا چاہیں انہیں اپنے فیصلہ میں آزاد چھوڑ دیا جائے

نئی دہلی صدر بازار پولیس سٹیشن کی حدود میں چھرا گھونپنے کی مزید دو وارداتوں کے رونما ہونے پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ آئندہ اس پولیس سٹیشن کی حدود میں چھ بجے شام سے چھ بجے صبح تک کرفیو آرڈر نافذ ہوگا۔

کوپن ہیگن ۲۱ اپریل:- گذشتہ رات ڈنمارک کے حکمران شاہ کرسچن کی موت واقع ہو گئی۔ شاہ کرسچن کی عمر ۷۶ سال تھی۔ شاہ ڈنمارک ۵ فروری سے بیمار تھے آپ کو نمونیہ ہو گیا تھا۔ اور پھیپھڑوں کی تکلیف تھی۔ گذشتہ ہفتہ آپ کے دل پر بھی حملہ ہوا۔ آپ کے مرنے سے چند گھنٹے قبل سرکاری طور پر اعلان کیا گیا۔ کہ شاہ کرسچن کی حالت نازک ہو گئی ہے چنانچہ ہزاروں آدمی شاہی محل کے راستے سے پارک میں جمع ہو گئے۔

پشاور ۲۱ اپریل:- آج صبح مسلم لیگ کے رضا کاروں نے پشاور ریڈیو سٹیشن پر پکٹنگ کیا بیان کیا جاتا ہے۔ کہ بہت سے لوگ دروازے کھول کر ریڈیو اسٹیشن کے اندر داخل ہو گئے۔ اور ریڈیو پروگرام تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بند رہا۔

نانکنگ ۲۱ اپریل:- چین کے وزیر اطلاعات نے اعلان کیا ہے کہ ڈاکٹر سن فو کو وائس پریذیڈنٹ اور جنرل چینگ چون کو وزیر اعظم بنا دیا گیا ہے

پشاور ۲۱ اپریل ایک اطلاع مظہر ہے کہ مسلم لیگ کے رضا کار بکنگ آفس پشاور اور نوشہرہ میں داخل ہو گئے۔ اور انہوں نے پاکستانی ٹکٹ جاری کئے۔

کلکتہ ۲۱ اپریل:- کشیدگی بڑھ جانے کی وجہ سے پولیس کے دستے شہر میں گشت لگا رہے ہیں۔ چھرا گھونپنے اور خشت باری کی وجہ سے ایک آدمی ہلاک اور پندرہ زخمی ہوئے۔

کلکتہ ۲۱ اپریل:- بنگال کا دوامی بندوبست اب بہت جلد کالعدم ہونے والا ہے۔ کوئی ڈیڑھ سو سال ہوئے۔ اس بندوبست کو لارڈ کارنوالس نے نافذ العمل کیا تھا۔ اسے منسوخ کرنے کے لئے حکومت بنگال نے حصول اراضی اور لگان کے قانون کا مسودہ آج اسمبلی میں پیش کر دیا ہے۔

لاہور ۲۱ اپریل:- آج بعد دوپہر کے بعد اعلان ہوا ہے۔ کہ ڈیرہ اسمٰعیل خان کے لئے تمام قابل قبول چیزیں مثلاً بیمہ منی آرڈر رجسٹریاں اور پارسل وغیرہ اب قبول کئے جاتے ہیں۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان کے لئے تاروں کا بکنگ بھی اب کھل گیا ہے۔

لاہور ۲۱ اپریل:- ملک فیروز خان نون کل صبح فرنٹیئر میل ٹرین میں پشاور جا رہے ہیں۔

ماسکو ۲۱ اپریل:- وزرائے خارجہ کے نائبین کی کانفرنس میں آج صلح نامے کے مسودے کی اس دفعہ کے متعلق سمجھوتہ کیا گیا۔ جس کا تعلق آسٹریا سے اتحادی افواج کی واپسی سے ہے۔

لاہور ۲۱ اپریل:- ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر نے اعلان کیا ہے۔ کہ جو شخص یہ اطلاعات بہم پہنچائے گا۔ کہ بم کہاں تیار کئے جاتے ہیں۔ اور کون تیار کرتا ہے۔ اس کو ۵۰۰ روپیہ انعام دیا جائے گا۔